رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ | نمبر ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل و کرم سے شملہ پر بخیریت تمام تفسیر القرآن کے کام میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر امور سلسلہ اور ملاقاتوں کیلئے بھی وقت دیتے ہیں۔

(۲) ۱۱ ستمبر کو کئی روز امساک باران کے بعد خدا نے رحم فرما کر خوب بارش کی۔ جس سے موسم میں خنکی ہو گئی ہے۔ ورنہ سخت گرمی کی تپش جلا رہی تھی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلانات

قابل توجہ تبلیغی سیکرٹری صاحبان

جن جماعتوں کے تبلیغی سکرٹریوں نے تا حال ماہ اگست کی تبلیغی رپورٹ ارسال نہیں فرمائی۔ وہ بہت جلد ارسال فرماویں۔ تاکہ اخبار الفضل میں ان کی کارگذاری کا خلاصہ حسب دستور شائع کر دیا جائے۔ اور آئندہ بھی خود بخود ماہوار رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ ارسال فرماتے رہیں ایسے معمولی کاموں کے لئے احباب کو فرصت نکال کر بھی توجہ کرنا چاہیئے۔ اور کارکنان دفتر کا وقت یاددہانیوں میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

تقرر سکرٹریان تبلیغ

جن جماعتوں نے ابتک دفتر ہذا کی مطبوعہ چٹھی مورخہ یکم ستمبر کی تعمیل نہیں کی۔ یعنی سکرٹری تبلیغ منتخب کر کے دفتر میں اس کے نام و پتہ کی اطلاع نہیں دی۔ وہ بہت جلد توجہ فرمائیں۔ ورنہ دوسری یاددہانی عنقریب آئے گی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تفسیر القرآن حضرت خلیفۃ المسیح چھپ رہی ہے

احباب فوری توجہ فرمائیں

احباب کرام تک کئی مرتبہ یہ مژدہ پہونچایا جا چکا ہے کہ وہ تفسیر القرآن جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تصنیف فرما رہے تھے۔ چھپ رہی ہے پہلی جلد انشاء اللہ تعالےٰ پانچ پاروں یعنی سورہ یونس سے لے کر سورہ کہف تک کی تفسیر پر مشتمل ہوگی۔ صفحات کا اندازہ ۸۰۰ سے لے کر ۱۰۰۰ تک کیا گیا ہے۔ قیمت غالباً ساڑھے پانچ روپے سے چھ روپے تک ہوگی۔ پیشگی قیمت ادا کرنے والے احباب سے پونے پانچ روپے سے چھ روپے وصول کی جائیگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

جن احباب نے میرے اعلانات پر توجہ فرما کر رقوم ارسال کی ہیں۔ ان کا شکریہ ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اس خزانہ حقائق و معارف کی طرف دوسرے احباب کو بھی توجہ دلائیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس اشتہار کے مطالعہ پر فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ تمام روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

یاددہانی برائے دعا

مکرمی بابو عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ کا پوتا عزیز بشیر احمد بی۔ اے جو لا کالج لاہور میں پڑھتا ہے چار ماہ سے متواتر بخار وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں۔ انکی صحت و زندگی کیلئے احباب درد دل سے دعا فرماویں۔ اس سے قبل ۲۱ اگست کے فاروق میں بھی یہ درخواست کی گئی تھی۔ اب یاددہانی کرائی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا انجام

(۱)

گورنمنٹ آف انڈیا اور اس کے بعد دہلی کی حکومت نے اعلان کر دیا تھا کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی خلاف قانون کمیٹی ہے۔ مگر ورکنگ کمیٹی نے اپنی قدیم روایات کے مطابق اور گورنمنٹ کے احکام کی نافرمانی پر ضد کرنا ضروری سمجھ کر دہلی میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا۔ اور اس طرح خود جیلخانہ میں جانے پر اصرار کیا۔ چنانچہ قانون اور اقتضائے وقت کے تقاضے کے مطابق پولیس نے ممبران کانگریس ورکنگ کمیٹی کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ اور عدالت نے قانون کے مطابق انہیں ۶-۶ ماہ قید محض کی سزا دیدی ہو اس پر تمام کانگریسی اخبارات نے اپنا معمولی واویلا شروع کر دیا ہے۔ اور لکھ رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے اول درجہ کی غلطی کی۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ سر تیج بہادر سپرو جے پٹیل اور ڈاکٹر انصاری جیسے تین چوٹی کے کانگریسی لیڈروں کو گرفتار کر کے سزا دیدی۔ حالانکہ آج کل وائسرائے لارڈ ارون گاندھی جی اور نہرو صاحبان سے صلح کی گفتگو میں مصروف ہیں۔ ان اخبار نویسوں اور اس خیال کے لوگوں کی یہ رائے ہے۔ کہ کانگریسی لیڈر اپنی قانون شکنی کی ضد پر برابر قائم ہیں۔ البتہ گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ ان کی ایسی قانون شکنیاں نظر انداز کرتی رہے یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ جس طرح گورنمنٹ کو صلح کی گفتگو کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ کیا کانگریسی لیڈروں کو نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کانگریسی لیڈروں کا پریسٹیج گورنمنٹ کے پریسٹیج کی نسبت نہایت نازک ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کو تیس کروڑ باشندوں کے ملک کا انتظام مدنظر ہے۔

مسٹر پٹیل روپوش

(۲)

ممکن ہے۔ کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کو یہ گمان ہو۔ کہ چونکہ اس سے پہلے باوجود خلاف قانون قرار دیئے جانے کے ایک مرتبہ یوپی میں صرف پریزیڈنٹ اور سیکرٹری گرفتار کئے گئے تھے۔ اب کے بھی ایسا ہی ہو۔ لیکن اب کے دہلی کی حکومت نے اس سے زیادہ جسارت سے کام لیا۔ اور ساری کی ساری کمیٹی گرفتار کر لی ہے۔ یہ بھی خیال ہے۔ کہ مسٹر مدن موہن مالویہ مسٹر دی جے پٹیل اور ڈاکٹر انصاری جیسے چوٹی کے کانگریسی لیڈروں کو گمان ہو گا۔ کہ ہم سب پر کوئی مشکل سے ہاتھ ڈال سکیگا مگر گورنمنٹ نے سمجھا۔ کہ قانون کی نظر میں سب چھوٹا بڑا یکساں ہونا چاہیئے۔ دس کے دس لیڈروں کو گرفتار کر کے چھ چھ ماہ قید کی سزا دیدی۔ پنڈت مالویہ نے بھی آج تک کانگریس کی مکمل سول نافرمانی اور مکمل آزادی سے پورا اتفاق نہیں کیا تھا۔ مگر بمبئی کے پچھلے معرکہ میں انہوں نے سب چھوٹے اختلافی خیالات چھوڑ دیئے۔ جو عمر بھر وہ نباہتے رہے۔ اور جیسا کہ لاہور کے پچھلے اجلاس میں انہوں نے اختلافات پر زور دیا تھا۔ ڈاکٹر انصاری نے خود مولانا آزاد کو لکھا تھا۔ کہ مجھے کانگریس سے کچھ اصولی اختلاف رہے ہیں۔ لیکن اب کانگریس پر سختی ہوتے دیکھ میں الگ نہیں رہ سکتا۔ مگر بیچارے کے سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ ان کی صدارت صرف چند گھنٹے کی رہی۔ مسٹر دی جے پٹیل نے انتہائے رقت سے بوقت گرفتاری کہا۔ یہ ہے میری پنشن۔ یہ ہے میرا خطاب (مطلب ہاؤس آف کامنز کے سپیکر کی خدمات سے مقابلہ کرنے کا تھا) اسی طرح باقی سات چھوٹے لیڈر مسٹر افضل حق کی طرح دھر لئے گئے۔ بہرحال ان سب صاحبان کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے۔ کہ جس کے وہ مستحق تھے۔

ابوالکلام کی قدر و قیمت

(۳)

دہلی میونسپلٹی کے ہفتہ وار اجلاس میں جب مولانا ابوالکلام کے قید ہو جانے کی وجہ سے ملتوی کرنے کی تحریک لالہ دیش بندھو گپتا نے ۲۷ اگست کو پیش کی۔ تو گیارہ ہندوؤں نے تحریک کی تائید اور گیارہ مسلمانوں نے اس کی مخالفت میں ووٹ دیئے۔ آخر خان بہادر عبداللہ وائس چیرمین نے جو صدر جلسہ تھے مخالفت کا ووٹ دیکر تحریک نامنظور کر دی۔ جس پر ہندو ممبر اٹھکر چلے گئے۔ اور جلسہ نے تمام مقررہ کام طے کیا۔ اس سے دو باتیں ظاہر ہیں۔ ایک تو ہندو مسلمانوں کے مقصد و ذہنیت کا اختلاف اور دوسرا مولانا آزاد کی قید پر مسلمانوں کی رائے عامہ۔ اسی طرح بعض مقامات کی مجلسوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں ہندو مسلمان متفق ہو کر کانگریس کھل رہی ہیں۔

کنگ آف ٹانکس یعنی شہزور

طاقتِ مردانہ دماغی اور اعصابی کمزوری کی بہترین دوا ہے

آزمائش شرط ہے

قیمت تیس گولی اعلیٰ درجہ للمبہ دوم درجہ ۱۰ عدد محصول ۱/

شربتِ فولاد

تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے۔ ماں کا دودھ بڑھاتا ہے۔ کمی و بیشی حیض ہسٹیریا اور اٹھر کی بہترین دوا ہے

قیمت ساڑھے ۶ خوراک تین روپے محصول ۱/

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان ۱۴ ستمبر ۱۹۳۰ء

کلام الامام از حضرت مسیح علیہ السلام

اتمام الحجۃ علی المخالفین

خدا سے پوچھو

(۱)

"اس جگہ یہ بھی بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں۔ کہ حق کے طالب جو مواخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں۔ وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں۔ اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے۔ ویسا ہی ڈرتے رہیں۔ اور ان کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جاویں۔ کیونکہ یہ فتویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ اور اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اوّل تو یہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب۔ اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کی انکار اور اسکی اہانت سے۔ ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے آمین۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالےٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال۔ اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو۔ ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اُٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔ اور دیکھو کہ اب میں نے یہ روحانی تبلیغ بھی کر دی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ"۔ (نشان آسمانی)

تبلیغ رسالت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان نایاب اشتہارات کا مجموعہ جو حضور نے اپنی صداقت اور اسلام کی سچائی کے اظہار میں بطور اتمام حجت مخالفین سلسلہ و اسلام کے نام ۱۸۸۰ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک

پیغامی مشن

محدّث اور نبی اور خاتم النبیین

(۲)

محدّث کی تعریف

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے محدّث کی ایک تعریف فرمائی ہے۔ جو قابل غور ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احداً فعمر۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ مکالمہ کرتے تھے۔ مگر وہ نبی نہ ہوتے تھے۔ اگر کوئی میری اُمت میں ویسا کوئی ہے۔ تو عمر ہے"۔ اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ (محدث) ایسے لوگ ہیں۔ جن کو مکالمہ الٰہیہ تو ہوتا ہے۔ لیکن وہ نبیوں کی جماعت سے الگ ہیں یعنی غیر نبی ہیں۔ ان کو جزوی نبی یا ناقص نبی کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعودؑ نے اپنی کتب میں اُن کو جزوی یا ناقص نبی کر کے پکارا ہے۔ لیکن ادھر جب صحیح مسلم والی حدیث کی طرف دیکھا جاتا ہے تو وہاں مسیح موعودؑ کو صاف لفظوں میں نبی اللہ لکھا ہے۔ جائے غور ہے۔ جب خود ہی جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے محدّثوں کو غیر ان یکونوا انبیاء یعنی غیر نبی فرمایا ہے۔ تو پھر کس طرح خود ہی نبی اللہ کہدیا۔ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک مسیح موعود فی الحقیقت نبی اللہ تھا نہ کہ محدّث جس کو صریح لفظوں میں آپ غیر نبی فرما چکے ہیں۔

ازالہ اعتراض

اگر اس جگہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ خود حضرت اقدسؑ نے اس صحیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلم والی حدیث سے محدّث مراد لیا ہے۔ تو اُس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ اُسی کو حضورؑ نے پھر اجتہادی غلطی بیان فرما کر بوحی الٰہی درست بھی فرما دیا۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ پہلی امتوں مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بھی محدث گذرے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی محدّث گذرے ہیں لیکن قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلعم کو **خاتم النبیین** کی ایک ایسی خصوصیت عطا فرمائی گئی ہے۔ جو موسےٰ علیہ السلام وغیرہ انبیاء کو عطا نہیں ہوئی۔ تو اگر **خاتم النبیین** کے معنوں میں تدبّر اور غور کیا جاوے۔ تو مسئلہ بالکل صاف ہو جاتا ہے :-

خاتم النبیین کی حقیقت

خاتم النبیین یعنے خاتم الانبیاء کی تشریح حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۷ و ۲۸ میں بہت لطیف فرمائی ہے جو نہایت قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں :-

"وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کے کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا بھی لازمی ہے۔"

حضورؑ والا کے خاتم الانبیاء کے ان معنوں کو بہت لوگوں نے نہیں سمجھا۔ آپؑ نے خاتم الانبیاء کے معانی کو وسیع کر کے اس کو دو حصّوں پر منقسم فرمایا ہے :-

(حصہ اوّل) "وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔"

حضور علیہ السلام نے اس حصّہ میں خاتم الانبیاء کے معنوں میں اُمّت کے محدّثوں کے گروہ کی طرف اشارہ کر کے یہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ صاف اور پاک الہام یعنے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ بجز متابعت اور پیروی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک حاصل نہ ہوگا۔ اور اس حصّہ معانی میں محدّثیت کے فیضان کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جس کے ماتحت اس امت محمدیہ میں کثیر التعداد محدّثین ہوئے۔ اور آئندہ بھی ہونگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس اوّل الذکر حوالہ پر حقیقۃ الوحی میں جو حاشیہ ہے وہ ان دو حصوں کی اور بھی توضیح کر دیتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"لیکن اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے (یعنے محدث) اور ایک وہ نبی جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی لیکن (دوسرا حصہ) اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا بھی لازمی ہے۔"

اس حصّہ معانی کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس نبی کی متابعت میں ایک خاص اور نرالا یہ اثر ہے۔ کہ اس کے امتی کو مقام نبوت حاصل ہو سکتا ہے (جیسا کہ مجھ کو حاصل ہو گیا ہے) جو موسیٰ علیہ السلام کی امت کے لئے ناممکن اور محال تھا۔ کیونکہ ان کو خاتم الانبیاء کی عزت سے ممتاز نہیں کیا گیا۔ یعنی ان کے تبع صرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر محدّث ہو سکتے تھے۔ اور ہماری سرکار سے محدّثوں سے بڑھ کر مقام نبوت عطا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا :-

"ہمارا نبی اس درجہ کا نبی ہے۔ کہ اس اُمّت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ اسی ہے" (براہین حصّہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

انہی دونوں حصّوں کی طرف حضرت اقدسؑ نے مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ میں اشارہ فرمایا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ کہ "ونؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ وللہ مکالمات ومخاطبات مع اولیائہ فی ھذہ الامۃ"

یعنے ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ سوائے اس نبی کے جس نے آپ کے فیضان سے تربیت پائی۔ اور آپ کے وعدہ اور پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوا (حقیقۃ الوحی والے حوالہ میں جو حصّہ مقدم ہے۔ وہ اس مواہب الرحمٰن والے حوالہ میں موخر ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس۔ پہلے حوالہ میں جو حصّہ موخر ہے۔ وہ اس دوسرے حوالہ میں عبارت میں مقدم واقع ہوا ہے) بعض لوگ اس جملہ سے کہ "ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے" یا "ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہوں" بہت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور اس سے یہ نکالتے ہیں۔ کہ اس سے نبوت جزوی یا نبوت ناقصہ ثابت ہو جاتی ہے۔ ان کے نزدیک "پہلو" بمعنی حصّہ ہے۔ جو کہ بالکل غلط ہے۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ حضرت اقدسؑ نے خاتم الانبیاء کے معنوں کو دو حصّوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ جب دونوں حصّوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ تو دو حصّے کس لئے بنائے گئے۔ پھر اس کے معنے تو بالکل صاف تھے۔ یعنے اگر تم مجھ کو امتی ہونے کے لحاظ سے دیکھو تو میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک کامل فرد ہوں۔ اور اگر نبی ہونے کے لحاظ سے دیکھو تو منہاج نبوت پر پرکھ لو۔ وہ سب امور مجھ میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جو ایک نبی کو من حیث نبوت لازمی اور ضروری ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ فلا یظھر علےٰ غیبہ احدًا الّا من ارتضیٰ من رسولٍ یعنے خدا تعالےٰ اپنے غیب پر پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ و ۲۹۱۔

بہرحال ایسے معنے کرو۔ جس سے قرآن کریم کی آیت ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر زد نہ آوے اور اگر غیر مبائع حضرات غیر احمدیوں والے معنے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا چاہتے ہیں۔ اور حضرت اقدس کے ان معانی کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ تو اس ضد کا علاج اللہ تعالےٰ ہی کریگا۔ مگر دیکھنا ایک اور آیت قرآن مجید کی بھی ہاتھ سے جاتی ہے۔ جو واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے۔ جس کے معنے حضرت اقدس نے یہ کئے ہیں "یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷) اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بے پروائی کرنی پڑے گی۔ جو کہ بوجہ کی شان سے بعید ہے۔ جیسے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا الخ حضرت اقدس کا مشہور الہام ہے۔ میں نے لفظ نذیر کو قرآن کریم میں تلاش کیا۔ قریباً پچیس بار نذیر کا لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ ان میں سے چودہ دفعہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے استعمال ہوا ہے۔ اور تین دفعہ حضرت نوح علیہ السلام کے واسطے اور باقی آٹھ دفعہ عام طور پر انبیاء کے ہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ غیر نبی پر ہرگز نہیں بولا گیا۔ ایک مومن جس میں خشیت اللہ ہو۔ اس کیلئے تو یہ خصوصیت لفظ نذیر کی نذیر کا کام دیجاتی ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نذیر والے الہام کو نقل کرکے اس کی تفسیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"ظاہر ہے۔ کہ نذیر کا لفظ اسی مرسل کے لئے خدا تعالےٰ استعمال کرتا ہے۔ جس کی تائید میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ اس کے منکروں پر کوئی عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ نذیر ڈرانے والے کو کہتے ہیں۔ اور وہی نبی ڈرانے والا کہلاتا ہے۔ جس کے وقت میں کوئی عذاب نازل ہونا مقدر ہوتا ہے۔ ... پس خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا۔ اور اس قوم کو سزا دہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت دی گئی۔ تب وہ وقت آگیا۔ کہ اُن کو اپنے جرائم کی

(باقی بقیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲)

یہودی مشن

اہلحدیث کے معمار کی جہالت

(۱۷)

اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۲ر اگست میں ایک مضمون "رند قادیانی" کے عنوان سے کسی معمار کا میری نظر سے گذرا۔ جس کو شاید اس نے دوپہر کیوقت کسی کا مکان بناتے ہوئے لکھا ہے۔ جس میں اس نے اس قدر ٹھوکر کھائی ہے۔ کہ اگر وہ عقل اور سمجھ سے کسی ٹھنڈے وقت میں اس کو لکھتا۔ تو شاید یہ ذلت نہ اٹھاتا۔ امرتسری معمار نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی بیسود کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کے رسول کو جس کے مثیل ہونے کے آپ مدعی تھے۔ برے الفاظ سے یاد کیا ہے اور گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنی تائید میں حضرت اقدس کی ایک کتاب "نور القرآن" سے جس کو حضور نے ایک عیسائی "فتح مسیح" نامی کے اعتراضات کے جواب میں عیسائیوں کے یسوع اور خدا کے متعلق اس وقت بطور الزام لکھی تھی۔ جبکہ عیسائی مذکور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باصفات پر سخت گندے اور اخلاق سے گرے ہوئے اعتراض کئے تھے۔ عیسائی مذکور کو آپ نے لکھا ہے۔ کہ تم کو شرم نہیں آتی۔ کہ آج تم اُس برگزیدہ اور معصوم نبی علیہ السلام کو گندے الفاظ سے یاد کرتے ہوئے ان پر خطرناک الزام لگاتے ہو۔ جس کی طہارت و تقدس دنیا کیزگی کی آج دنیا قائل ہے۔ اور آپ کے مقابل پر ایک ایسے شخص یسوع نامی کو پیش کرتے ہو۔ جس نے از روئے انجیل خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جھوٹے اور بٹمار کے نام سے پکارا۔ اور جس کے چال چلن پر از روئے انجیل اس قدر گندے اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ کہ اس کو ایک شریف اور با اخلاق انسان بھی خیال کرنا بعید از عقل ہے۔ چہ جائیکہ اس کو خدا مانیں۔

معمار کی ٹھوکر

پس جس عبارت پر معمار کو ٹھوکر لگی ہے۔ وہ حضرت اقدس نے اس عیسائی کے اعتراض کو لکھکر الزامی طور پر اس کا جواب انجیل سے دیا ہے۔

عیسائی کا اعتراض

چنانچہ اس عیسائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا تھا:۔

"کہ محمد صاحب کی ایک غیر عورت پر نظر پڑی تو آپ نے گھر میں آکر اپنی بیوی سے خلوت کی۔ پس جو شخص غیر عورت کو دیکھکر اپنے نفس پر غالب نہیں آسکتا۔ جب تک اپنی بیوی سے خلوت نہ کرے۔ اور اپنی نفسانی غرض کو پورا نہ کرے۔ وہ فرد اکمل کیونکر ہو سکتا ہے"

حضرت اقدس کا الزامی جواب

حضرت اقدس نے پادری کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ تم اس معصوم نبی پر الزام لگاتے ہو۔ جس نے آکر دنیا میں عصمت انبیاء علیہم السلام اور ان کا بے عیب ہونا ثابت کیا۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ ابن مریم کا جس پر بدبخت یہودیوں نے گندے سے گندے الزام لگائے تھے۔ آپ نے آکر ان کی اور ان کی والدہ صدیقہ مریم کی پاک دامنی کو ظاہر کیا۔ پس اس پاک اور مطہر وجود پر الزام لگاتے ہوئے تم کو شرم نہیں آتی۔

پھر اس فتح مسیح عیسائی کو ہوش میں لانے کے لئے حضرت مسیح موعود نے بتایا۔ کہ وہ یسوع جس کا ذکر انجیل میں ہے۔ اور جس کو عیسائی لوگ خدا مانتے ہیں۔ اس کے چال چلن انجیل سے ایسے معلوم ہوتے ہیں اس عبارت سے اپنی جہالت اور بے وقوفی کے اظہار کی خاطر امرتسری معمار کو ٹھوکر لگی ہے۔ اگر معمار میں تعصب اور بغض نہ ہوتا۔ تو وہ انجیل کو کھول کر پڑھتا اور دیکھتا۔ کہ کیا حضرت اقدس نے جو یسوع کا خاکہ از روئے انجیل کھینچا ہے۔ وہ صحیح ہے یا غلط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن حق کی مخالفت اور جری اللہ سے حسد نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا ہے۔ جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ اور اس قابل نہ رہا۔ کہ وہ اس بات میں تمیز کر سکے۔ کہ آیا یہ حضرت اقدسؑ اپنے پاس سے کہہ رہے ہیں۔ یا انجیل کی تعلیم پیش کر رہے ہیں ؛

حضرت اقدسؑ کا عقیدہ حضرت مسیحؑ کے متعلق

اور اس تیسری نادان معمار! سن حضرت عیسیٰ ابن مریم کے متعلق حضرت اقدسؑ نے کئی جگہ پر فرمایا ہے۔ کہ میں اس کو خدا کا برگزیدہ نبی اور پاک گروہ سے مانتا ہوں۔ چنانچہ اسی کتاب نور القرآن میں جس کا حوالہ تو نے دیا ہے۔ شروع میں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضورؑ جو فرماتے ہیں اگر اس کو تو پڑھ لیتا تو ضرور ٹھوکر سے بچ جاتا۔ چنانچہ آپؑ لکھتے ہیں۔ کہ :-

(۱) "ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت پاک عقیدہ ہے۔ اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدا کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے۔ اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے۔ اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لائے تھے۔ اور حضرت موسیٰ کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم تھے۔ پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے جو ایک ایسا یسوع پیش کیا ہے۔ جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور بجز اپنے نفس کے تمام اولین و آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا۔ یعنی ان بددیانتوں کا مورد خیال کرتا تھا۔ جن کی سزا لعنت ہے ایسے شخص کو ہم بھی رحمت الٰہی سے بے نصیب سمجھتے ہیں۔ قرآن نے ہمیں اس گستاخ اور بددہان یسوع کی خبر نہیں دی۔ اس شخص کے چال چلن پر ہمیں نہایت حیرت ہے۔ جس نے خدا پر مرنا جائز رکھا اور آپ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور ایسے پاکوں کو جو ہزار ہا درجہ اس سے بہتر تھے گالیاں دیں۔ سو ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا۔ جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے در شت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔ اور اس طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سنکر اختیار کیا ہے۔ بعض نادان مولوی (معمار اور رند امرتسری جیسے) جن کو اندھے اور نابینا کہنا چاہیئے عیسائیوں کو معذور رکھتے ہیں۔ کہ وہ بچارے کچھ بھی برا نہیں بولتے۔ اور آنحضرتؐ کی کچھ بھی بے ادبی نہیں کرتے" (نور القرآن دیباچہ)

(۲) پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"فتح مسیح عیسائی نے ایک گندی چٹھی لکھی۔ جس کا جواب پادریوں کو چاہیئے کہ غور سے پڑھیں۔ اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ کیونکہ یہ تمام بیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے۔ اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض ایک فرضی مسیح کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ بھی ایک سخت مجبوری سے۔ کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے آنحضرت صلعم کو گالیاں دی ہیں۔ اور ہمارا دل دکھایا ہے" (فتح مسیح صـ۱)

(۳) پھر آپؑ نے ایام الصلح کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کہ :-

ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا اور پاک اور راست باز نبی مانیں۔ اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہمارا کمی کتاب میں بھی کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے"

حضرت اقدسؑ کی ان عبارتوں سے امرتسری معمار کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ وہ یسوع جس کو حضرت اقدسؑ نے رند کے نام سے یاد کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح نبی اللہ نہیں ہے۔ جس کا آپؑ نے اپنے آپ کو مثیل قرار دیا ہے وہ تو عیسائیوں کا یسوع یا نیم عیسائیوں اہلحدیث کا مسیح ہے۔ پس اس کا رند کے لفظ سے حضرت اقدسؑ کو یاد کرنا سراسر بے حیائی اور جہالت ہے۔

لفظ رند اور امرتسری مولوی

لیکن بخلاف اس کے اس لفظ کا اطلاق تمہارے امرتسری مولوی پر صحیح طور سے ہوتا ہے کیونکہ اس نے خود اس لفظ کو فخر سے اپنے لئے پسند کیا ہے جیسا کہ انہوں نے آپ کو ایک شعر میں فرمایا ہے کہ :- ؎ "رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں"

پھر مولانا نے ہمیشہ اس لفظ کو اپنے حق میں لکھا دیکھکر خاموشی اختیار کر کے اس کی تائید کر دی ہے۔ کیونکہ ان کا خاموش رہنا اور کوئی جواب نہ دینا اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ واقعی قادیان والوں کا رند امرتسری لکھنا ٹھیک ہے۔

امید ہے۔ کہ امرتسری معمار نے معلوم کر لیا ہو گا۔ کہ رند قادیانی نہیں۔ بلکہ دراصل رند امرتسری ہی ہے۔ اور یہ لفظ امرتسری کے ساتھ ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس لفظ کو امرتسری مولوی کیساتھ دیرینہ نسبت ہے۔ پس آئندہ امرتسری معمار کو حضرت اقدسؑ پر ناجائز حملہ کرنے سے شرم آنی چاہیئے ؛

(مہتہ محمد شمر شرما مولوی فاضل) قادیان)

دوسری اطلاع

اس سے قبل گذشتہ پرچہ میں یہ اطلاع دیجا چکی ہے کہ جن خریداروں کا چندہ ششماہی ابتدا اپریل لغایت ۳۰ ستمبر ختم ہونے والا ہے۔ ان کے نام ۳۰ ستمبر کا پرچہ ششماہی دوم کیلئے دو روپیہ دوآنہ کا وی پی ارسال ہو گا۔ جو اس وقت وی پی لینا نہ چاہیں۔ یا اخبار کی خریداری سے دست بردار کریں۔ وہ برابر اطلاع دیں۔ اب یہ دوسری دفعہ اطلاع دیجاتی ہے ؛ (مینجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

موجودہ وید الہامی نہیں ہیں

الجھے ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

آریہ سماجی مترو کی طرف سے الہامی کتاب کے لئے عموماً وہ معیار پیش کئے جاتے ہیں۔ جو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا از پنڈت دیانند جی کے دیباچہ مترجم کے صفحہ ۹ تا ۱۵ پر ہیں۔ میں آریہ سماجی بھائیوں کی بہتری و بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو درست تسلیم کرنے کے بعد ویدوں کو ان معیاروں پر پرکھتا ہوں۔ کہ آیا وید ان خود ساختہ معیاروں پر پورے اترتے ہیں۔ یا نہیں ۔۔۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ میں وہ تمام دلائل جو ویدوں کو آریوں کے من گھڑت معیاروں کے باعث غیر الہامی کتاب ثابت کرتے ہیں۔ آریوں ہی کی مستند کتابوں۔ ویدوں کے ترجموں اور آریہ اخبارات سے پایۂ ثبوت کو پہنچاؤں گا۔

؎ کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

سوال نمبر ۱ پہلی شرط یہ ہے۔ کہ الہام کا ابتدائے عالم میں ہونا لازم ہے؟

جواب نمبر ۱ سب سے پہلے میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ آریوں کے مایۂ ناز مہارشی اور زبان خود محقق کی ان کتابوں سے جن کو آریہ سماجی دوست زبانی طور پر وید کے برابر پوجتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت بہم پہنچاؤں۔ کہ وید ابتدائے عالم میں نہ تھے۔ اور ابتدائے دنیا میں ان کا نام و نشان بھی نہ پایا جاتا تھا۔ ملاحظہ ہو:۔

"آدی سرشٹی (ابتدائے عالم) میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے۔ ان کے لئے امر و نہی نہ تھا نہ ہی اب تک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ

بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر پرمیشور نے رشیوں کو ویدگیان دیا" (اپدیش منجری صفحہ ۶۹)

کہو دیانندی دوستو۔ اب کوئی اس بات میں کسر رہ گئی ہے۔ کہ ویداز روئے معیار دیانند جی مہاراج بانئی آریہ سماج الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ پنڈت جی ہی ان معیاروں کے موجد تھے۔ اور انہوں نے بزعم خود یہ خیال کر لیا تھا۔ کہ چونکہ ویدوں کی زبان مردہ ہے۔ اس لئے نہ کوئی ویدوں کو پڑھے گا۔ اور نہ ہی دوسری سنسکرت کی پورانی کتابوں کو دیکھ سکے گا۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا ؎

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر رعب ہے صیاد کے اقبال کا

پس ثابت ہوا۔ کہ بقول آریوں کے مذکورہ بالا معیار کے مطابق وید غیر الہامی کتاب ہے۔ اور پنڈت دیانند جی خود ہی ایک دعویٰ کرتے ہیں۔ اور خود ہی اسکی تردید کر دیتے ہیں۔ دیانندی مترو کیا سوامی جی نے یہ نہیں کہا۔ کہ متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷۰

جواب نمبر ۲ "جس طرح زمانہ قدیم کے دیو یعنی صاحب علم و معرفت۔ راستی شعار۔ طرفداری و تعصب سے خالی۔ عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق و فائق گذر چکے ہیں۔ مجھ بھاگ یعنی بھجن اطاعت یا عبادت کرنے کے لائق قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم کی تعمیل یا میرے بنائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اسی دھرم کے پابند رہو۔ تاکہ وید میں بنائے ہوئے دھرم کا تم کو بلاشک و شبہ علم ہو جاوے"

(رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۸ ورگ ۴۹ منتر ۲۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۶)

مذکورہ بالا وید منتر نے تو یہ بات بالکل پایۂ ثبوت کو پہنچا دی ہے۔ کہ وید دنیا میں اس وقت نازل ہوئے تھے۔ جب کہ بڑے بڑے رشی منی پہلے گذر چکے۔ جن کی مثال بیان کر کے ویدک پرمیشور ویدوں میں یہ اوپدیش دیتا ہے۔ کہ اے انسانو! میں تم کو یہ وید دیتا ہوں۔ تاکہ تم بھی عمل کر کے نجات حاصل کر سکو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس سے بھی ثابت ہوا۔ کہ وید ابتدائے عالم میں نازل نہیں ہوئے ؎

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

جواب نمبر ۳ "چونکہ پورانوں میں اس وقت کی بھی کتھائیں ہیں۔ جبکہ شری وید بھگوان برہما پر یا بقول سوامی دیانند جی انڈا آدی رشیوں پر پرگٹ نہیں ہوئے تھے۔ جس وقت ویدوں کا ظہور ہوا تھا۔ اس سے پہلے کیا تھا۔ اور جو کچھ تھا۔ وہ کیسی حالت میں تھا۔ اس کا مفصل ذکر سوائے پورانوں کے اور کہیں نہیں ملیگا۔ برہمانڈ پوران اس وقت کی کیفیت کا نقشہ بالوضاحت بیان کرتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ پوران ویدوں کے ظہور سے پہلے کے بھی حالات اور کیفیات بتلاتے ہیں۔ اگر پورانوں کو ویدوں سے پہلے کا کہا جائے۔ تو مبالغہ اور بیجا نہیں ہے"

(از پوران درشن صفحہ ۹ مصنفہ پنڈت پرم نیاس)

کہیئے دیانندی مترو! اب بھی یہ کہے جاؤ گے۔ کہ ویداز روئے دیانندی معیار کے الہامی ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہے۔ تو اور سن لو:۔

جواب نمبر ۴ "برہما جی نے سروشاستروں میں سے پہلے پورانوں کو پرکاشت کیا۔ اس کے اُپرانت ان کے مکھوں سے ویدوں کا پرادر بھاؤ ہوا"

(دایانند سنکھیپ ۶ کھنڈ ۱ - ادھیائے اشٹ پوران)

اس حوالہ سے بھی سوامی دیانند جی کی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ کہ وید آدی سرشٹی کے بعد نازل کئے گئے تھے۔ دیانندی بھائیو! اگر اب بھی تسلی نہ ہوئی ہو۔ تو اور سن لو:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب نمبر ۵ "دنیا کی سب سے پرانی کتاب رگوید ہیں کاتنے اور بننے کا کئی جگہ اس طریق پر ذکر ملتا ہے۔ کہ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان منتروں کے لکھے جانے سے بہت عرصہ پہلے ہندوستان کے لوگوں میں کاتنے اور بننے کا رواج رہا ہے۔"

(از شری رام داس جی گوڑ۔ اخبار امرت کراچی ۱۰ فروری ۱۹۳۰ء صفحہ ۶ کالم ۱)

اب یہ معاملہ تو بالکل صاف ہوگیا۔ کہ وید آدی سرشٹی میں نازل نہیں کئے گئے تھے۔ لیکن یہ سوال آریہ سماجی دوست ہم سے دریافت کرسکتے ہیں۔ کہ اگر وید آدی سرشٹی میں نازل نہ کئے گئے تھے۔ تو کب نازل کئے گئے تھے؟ سو عرض ہے:۔

جواب نمبر ۶ "پروفیسر میکس میولر جیسے ودوان رگوید کو دنیا کی سب سے پرانی پستک مانتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتلاتے ہیں۔ کہ رگوید کا زمانہ مسیح سے چھ صدیاں پہلے کا ہے۔ چنانچہ پروفیسر مذکور نے ۱۸۵۹ء میں یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ ویدوں کے سوکت مسیح سے ایک ہزار یا زیادہ سے زیادہ چوبیس سو برس پہلے کا بنایا ہے۔ پروفیسر میکڈانل بتلاتے ہیں۔ کہ پارسیوں کی مذہبی کتاب زندا وستھا مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کہی گئی ہے۔ اور رگوید اس سے چھ یا سات سو برس پہلے کا ہے۔ پنڈت شنکر بال کرشن دیکھشت برہمن گرنتھوں کا زمانہ تین ہزار برس قبل مسیح مان کر ویدوں کا زمانہ اس سے کچھ عرصہ پہلے مانتے ہیں۔ پروفیسر جرمن ودوان جیکوبی ویدک کال کو مسیح سے ۲۵ سو یا زیادہ سے زیادہ ۴۵۰۰ سو برس پہلے مانتے ہیں۔ پنڈت بال گنگا دھر تلک اپنی اوریرن نامی کتاب میں رگوید کا زمانہ مسیح سے ساڑھے چار ہزار برس پہلے مانتے ہیں۔ وہ اپنے اس خیال میں جیوتش کو ادھار مانتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں۔ کہ چونکہ ویدک کال میں وشوودت نکھیشتر ک نہر نکھشتر کے ساتھ تھا۔ جس کو جیوتش کی رو سے ۴۵۰۰ برس قبل مسیح ہوتے ہیں۔ اسلئے ویدوں کا زمانہ ۴۵۰۰ برس قبل مسیح ہی ماننا چاہیئے"

(از وید دھجا رام وید پٹیالہ نواسی اخبار امرت کراچی ۳ مارچ ۱۹۳۰ء)

یہ معاملہ روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا۔ کہ ویدک کال کی عمر زیادہ سے زیادہ ۴۵۰۰ برس قبل مسیح ثابت ہوتی ہے۔ لیکن بقول پنڈت دیانند جی دنیا کو ظاہر ہوئے ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس ہوئے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۲)

دیانندی مترو! اب یہ بات عیاں ہوگئی۔ کہ بقول سوامی دیانند جی دنیا کی پیدائش کے وقت کے اندازہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید کل کا بچہ ہے۔ اور بس ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کیجے خدا کو دیکھکر

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے۔ کہ دیانندی حضرات کا پہلا مطالبہ توبین طور پر پورا ہوگیا ہے۔ اور بقول دیانندیوں کے معیار کے وید غیر الہامی ثابت ہوتے ہیں۔

دوسرا معیار یہ ہے۔ الہام وہ علم ہے۔ جو ایشور کی طرف سے کسی انسان کے دل میں آوے۔ اور جس علم کو اس نے کسی دوسرے انسان سے نہ پایا ہو۔ اور نہ کسی کتاب کے مطالعہ وغیرہ سے حاصل کیا ہو؟

جواب نمبر ۱ جب ہم ویدوں کو اس معیار پر پرکھتے ہیں۔ تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید انسانی کلام ہے۔ پراچین ویدک سکالروں کی ویدوں کے الہام کے متعلق یہ رائے ہے:۔

(۱) وید سُو یمبھو (قدیم بالذات) پرمیشور سے مثل سانس پیدا ہوئے (۲) وید برہم سے اس طرح نکلے جیسے ایندھن میں سے دھواں (۳) وید اگنی (آگ) وایو (ہوا) وغیرہ عناصر سے پیدا ہوئے (۴) ویدگائتری میں سے نکلے (۵) اتھروید کانڈ ۱۹۔ انوواک ۴ میں ان کی پیدائش کال سے بتائی ہے (۶) نشتیتھ برہمن میں اگنی وایو اور روی (سورج) سے ترتیب وار رگ۔ یجر اور شام وید کی پیدائش لکھی ہے۔ اور منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۳ میں بھی یہی بتایا ہے (۷) پرش سوکت رگ یجر وید ادھیائے ۳۱ کے بموجب پرش یعنی انسان سے وید پیدا ہوئے (۸) میمانسا میں وید کو قرنی یا نیتیہ شبد بتایا ہے۔ (۹) پھر منتروں کے سانخان کے مصنف رشیوں کے نام لکھے ہیں۔

بفضلِ خداوند کریم میں نے ویدوں اور منوسمرتی سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وید ایشور کا کلام ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آریوں کے معیار کے مطابق الہام وہ ہے جو ایشور کی طرف سے کسی انسان کے دل میں آوے اور جس علم کو کسی دوسرے انسان سے نہ پایا ہو۔ اور نہ کسی کتاب کے مطالعہ سے حاصل کیا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ وید جو کہ بقول یجروید انسانی کلام ہے۔ ہرگز خدا کا الہام ثابت نہیں ہوسکتا۔

جواب نمبر ۲ "رگوید کے دیوتا دیو ہیں یجروید کے دیوتا نشیہ (انسان) ہیں۔ شام وید کے دیوتا پتر ہیں۔ اس سے شام وید کا شبد پوتر یعنی پاک نہیں ہے"

(منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۲۴)

منوسمرتی کے مذکورہ بالا حوالہ نے تو یہ بات بالکل عیاں کردی ہے۔ کہ مختلف ویدوں کے مصنف مختلف ہیں۔ چہ جائیکہ کہ وید کو ایشور کا کلام کہا جاسکے

جواب نمبر ۳ "ویاس دیہ دھاری (ویاس جسم والے) وشنو نے اس سمے پران بنائے۔ اٹھارہ ودیا کا وستار کیا۔ چھ انگ۔ چاروں وید میمانسا اور نیائے کا وستار کیا"

(گرڑ پوران۔ اچار کانڈ ادھیائے ۸۷ شلوک ۶۲ تا ۶۴)

اس حوالہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید انسانی کلام ہے آریوں کے مہارشی۔ ویدوں کے ماہر پنڈت دیانند جی مہاراج بانیٔ آریہ سماج ویدوں کی پیدائش کے متعلق یوں فرماتے ہیں:۔

"پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کرکے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے۔ اور اس برہما نے اگنی۔ وایو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادتیہ اور انگرا سے۔ رگ۔ یجر۔ سام۔ اور اتھروید حاصل کیا۔" (ستیارتھ پرکاش ص۳۰۸)

یہ حوالہ بھی اس بات کو ہی ثابت کرتا ہے۔ کہ ویدوں کی پیدائش کا ذریعہ چار مہارشی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر اگنی۔ انگرا۔ ادی پر ویدوں کا پرگھٹ مان لیا جائے۔ تو ویدانادی نہیں ثابت ہوتے۔ کیونکہ ان رشیوں سے پہلے وید نہیں تھے۔ حالانکہ پنڈت دیانند جی خود اس بات کا اقرار کر چکے ہیں۔ کہ دنیا کی پیدائش ہو چکی تھی ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کیجے خدا کو دیکھکر

جواب نمبر ۴ یہ جو لوگ ویدوں کو رشیوں کا رشتہ و دیا کوش مانتے ہیں۔ ان کی سیوا میں ہم نویدن کرینگے۔ کہ یہ ودیا کوش وہ دلائتی انسائیکلوپیڈیا نہیں۔ جس کے ایک سدھانت یا اصول ہر دس سال کے بعد ترمیم و تنسیخ میں آکر بدل جاویں۔ مان لو کہ وید منتروں کے کرتا ویدک رشی ہیں۔ پھر رشی شبد کے معنے ایسے اعلیٰ درجے کے عالم اور یوگی (روشن ضمیر) انسانوں کے ہیں۔ جن کے بتلائے ہوئے اصول یا سدھانت تین کال میں سست رہتے ہیں۔"

(ماسٹر آتما رام جی امرتسری اخبار پرکاش لاہور رشی نمبر ۲ اکتوبر ۱۹۲۹ء ص۲۲)

اس مذکورہ بالا حوالہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ انسانی کلام ہے ؎

تیسرا معیار یہ ہے۔ "الہٰی گرنتھ کا سچا یا اصلی الہام وہی ہو سکتا ہے۔ جس میں کوئی بات الہٰی گرنتھ کے قائم کئے ہوئے قوانین قدرت کے خلاف نہ ہو۔ اور اس میں ان طبعی اور روحانی علوم کا بیان ہو۔ جو انسان اپنی محدود قوت ذہن یا عقل سے تعلیم پانے کے بغیر از خود حاصل نہیں کر سکتا۔"

(رگوید منڈل ۴ سوکت ۴ کے چوتھے منتر کا ایک سادھارن ارتھ ودیک ارتھ یہاں لکھا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے :-

"گھوڑے کے دہی اور دہی سے تیار شدہ اجزاء کے استعمال سے کھشینی۔ گرو اور کھشی کے روگ دور ہو جاتے ہیں۔"

(از پنڈت دھنجا رام جی وید پٹیالہ نوای اخبار امرت کراچی ۶ دسمبر ۱۹۲۹ء ص۳ کالم ۳)

ویدوں کو تمام علوم کا خزانہ ظاہر کرنے والے دیانندی منتر و۔ کیا یہی مخزن العلوم ہیں۔ جن پر آپ لوگوں کو ناز ہے۔ کیا دنیا کے اندر کوئی ایسی ایک ہی مثال ظاہر کر سکتے ہو۔ کہ گھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بھائیو خدارا ہوش میں آؤ۔ اور راستی سے منہ موڑ کر ٹھوکریں نہ کھاؤ۔

(خاکسار فتح محمد احمدی شرما عفی اللہ عنہ از کراچی)

نئی پکٹنگ کمیٹی

ڈاکٹر انصاری نے چلتے چلاتے نئی کانگریس کمیٹی حسب ذیل مقرر کر دی۔ کہ جس میں مسلمانوں کا عنصر پہلے سے زیادہ رکھا گیا ہے۔ اور ابھی مولانا کفایت اللہ اور احمد سعید کے آفر ڈاکٹر صاحب کو دیر میں ملے۔ اسلئے انہیں امید دلائی۔ کہ آئندہ کی کانگریس کمیٹی کی شرکت کا آپ صاحبان کو بھی موقعہ دیا جائے گا۔ نئی کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہیں (مسلمان ممبر) مسٹر خلیل الرحمن ایڈیٹ لکھنؤ۔ قائم مقام پریزیڈنٹ (۲) مسٹر بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل (۳) مسٹر اے۔ ایم خواجہ الہ آباد (۴) مسٹر اسمٰعیل غزنوی امرتسر (۵) پروفیسر عبدالباری پٹنہ (۶) مسٹر آصف علی دہلی (۷) مولانا عبدالباقی صاحب دیناج پوری (بنگال) اور ہندو ممبران (۱) مسٹر والجی پنجو بمبئی (۲) کے۔ دی۔ آر سوامی راجندری (۳) مسٹر ایس۔ ای کٹوجا لگی بیجاپوری (۴) مسٹر سرت چندر بوس کلکتہ انصاری کی مرتبہ اس کمیٹی سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت مسلمان ہی کانگریس کا کام چلا رہے ہیں۔ اور چند ہندو بھی انکے ساتھ ہیں شامل ہیں۔ غرض نہایت عمدہ ملمع کاری ہے۔ حالانکہ ابھی مولوی کفایت اللہ اور احمد سعید صاحبان دہلوی باقی ہیں ؎

احمدی مشن

میں احمدی کیوں اور کس طرح ہوا

(از)

راقم عاجز کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے قریباً چھ سال ہو گئے ہیں۔ اس میں داخل کس طرح ہوا۔ اس کے متعلق اختصاراً عرض کیا جاتا ہے۔ ان ایام میں تحریک خلافت زوروں پر تھی۔ اور جلیانوالہ باغ کا حادثہ بھی ہوا تھا۔ جس کے باعث ہندو مسلم اتحاد ظاہراً ہو گیا تھا۔ مسلمان خلافت ٹرکی کے لئے سر توڑ کوشش کرتے تھے۔ عاجز بھی اس تحریک کا حامی تھا۔ اور اکثر چندہ بھی دیا کرتا تھا۔ گوندسپاگ میں اہلحدیث ہی تھا۔ (جو ایسی خلافت کا قائل نہ تھا) چند دنوں میں ہندو مسلم اتحاد کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ اور شدھی کا طوفان نمودار ہو گیا۔ ہر چند مسلم لیڈروں نے ہندوؤں سے التجائیں کیں۔ کہ یہ تحریک شدھی اتحاد کا ستیاناس کر دیگی۔ اور تمام انڈیا میں بدامنی کا باعث بن جائیگی لیکن ہندوؤں نے چونکہ مطلب براری کے لئے یہ اتحاد کیا تھا۔ انہوں نے مسلم رہنماؤں کی ایک نہ سنی۔ اور ان کی درخواستوں کو ٹھکرا دیا۔ اور صاف صاف کہدیا۔ کہ تبلیغ کا خود اسلام حامی ہے۔ تو ہم کیوں نہ کریں۔ اس شدھی کے دوران میں جو کچھ ہوا۔ وہ تمام لوگوں کو معلوم ہے۔ میں نے ان دنوں عمیق نظر سے دیکھا۔ کہ خلافت کے محرکین اور موبدین شدھی کے مقابل میں کچھ بھی نہیں کرتے۔ اور باوجود حمایت اسلام کے مدعی واحد ہونے کے شدھی کے کارزار میں کیوں نہیں نکلتے۔ دل میں سوچا اور غور کی۔ کہ افسوس اس نازک حالت میں کوئی بھی اسلام کی اشاعت اور حمایت کے لئے سینہ سپر نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کی بدنصیبی سے خلافت کے چند دن میں غبن ثابت ہو گیا۔ میری نظر میں اس وقت یہ جماعت خلافت ہی تھی۔ کہ یہ اسلام کی محافظ ہے۔ لیکن آخر نتیجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لحاظ سے یہ ثابت ہُوا۔ کہ یہ جماعت بھی دنیا داری کی رنگ میں ہے۔ اور دنیا کا ہی کیڑا ہے۔ اخلاص نیت اللہ سے محض عاری ہے۔ تو پھر ایسی حالت میں بھلا ان سے تبلیغ اسلام بمقابلہ تحریک اشدھی کی امید رکھنا لاحاصل ہے۔ شدھی کے مقابلہ میں جب ان لوگوں نے کچھ نہ کیا۔ تو میں بے دل ہو کر اس تحریک سے الگ ہو گیا۔ ان ایام میں جماعت احمدیہ شدھی کے کارزار میں ہمہ تن مصروف تھی۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کر رہی تھی۔ بار بار دل میں خیال آتا تھا۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی واقعی محبت ہے۔ کہ اپنے خرچ پر ملکانوں میں کام کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمی نے خاکسار کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اور سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے یہ ایک پہلی تحریک تھی ؛

بٹالہ میں غیر احمدیوں کا جلسہ

ہمارے شہر (بٹالہ) میں جبکہ میں رخصت پر تھا ایک جلسہ ہُوا۔ جس میں چند نامی علماء دور دور سے آئے تھے۔ بندہ اس جلسہ میں شامل ہو کر تمام تقاریر سنتا رہا۔ سب تقاریر سلسلہ احمدیہ کی تردید پر مبنی تھیں میں اس وقت غیر احمدی تھا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحبان نے کوئی تہذیب نہ دکھائی۔ بلکہ ایک نوجوان مولوی نے باوجود عالم فاضل ہونے کے فحش گالیاں بے نقط سنائیں۔ ان کی تقریروں نے جو عموماً افتراء اور استہزاء پر ہی مشتمل تھیں۔ مجھ پر بہت بُرا اثر کیا۔ یعنی ان لوگوں سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور سلسلہ عالیہ کی جانب رُخ کرنے کا زیادہ رجحان ہو گیا۔ ان لوگوں کی تقاریر سے متاثر ہو کر میں نے دل میں کہا۔ کہ اصل حقیقت ضرور دریافت کرنا چاہیئے۔ کہ آیا جو حوالہ جات مولوی صاحبان بتاتے ہیں۔ کیا وہ حضرت بانی سلسلہ کی کتب مقدسہ اس مطلب پر حاوی ہیں لیکن تعجب کہ کتب مذکورہ منگائیں۔ تو جو مفہوم وہ مولوی صاحبان بتاتے تھے بالکل نہ نکلتا تھا۔ یہ کتابیں میں نے تمام کی تمام مطالعہ کیں۔ اور حضور مرزا صاحب پر زیادہ حسن ظن ہو گیا ؛

رویاء صادقہ

ان دنوں میں میں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اور لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہے۔ اور بعض لوگ بنچوں پر بیٹھے ہُوئے ہیں۔ اور ایک بڑا سٹیج ہے۔ جہاں سے ایک آدمی بلند اور ہیبت ناک آواز سے توحید پر وعظ کر رہا ہے۔ آواز میں ایک خاص اثر تھا۔ جو بجلی کی طرح کڑکتا تھا۔ سامعین پر اثر ڈالتا تھا۔ میرا تمام جسم لرزتا تھا۔ آواز بہت ہی مہیب تھی۔ آواز کہتی تھی۔ کہ خدا ایک ہے۔ آہستہ آہستہ وہ آدمی میرے قریب آگیا۔ اور مجھ کو سینہ سے لگا کر خوب دبوچا۔ میں بہت بے ہمت ہو گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس شخص کا قد بہت طویل ہے۔ دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اس کے بعد معاً میری آنکھ کھل گئی۔ شاید تہجد کے بعد کا وقت تھا۔ اس خواب کا اثر بیداری میں بھی محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ میرا جسم کانپ رہا تھا۔ وہاں ایک احمدی بزرگ تھے (جو چارسدہ میں تھے) ان سے یہ خواب بیان کی۔ انہوں نے فرمایا اب بیعت کر لیں۔ حضرت صاحب نے آپ کو قبول کر لیا ہے۔ اس خواب میں یہ بات واقع ہے۔ کہ اصل توحید حضرت مرزا صاحب نے ہی آکر بیان کی ہے۔ ورنہ توحید مفقود تھی اس خواب میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ آپ نبی ہیں (یہ اب معلوم ہُوا) کیونکہ توحید کا بیان کرنا اصل کام انبیاء کا ہوتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ؛

اس خواب کے چھ ماہ بعد میں نے بیعت کی تھی۔ دیری اس وجہ سے ہُوئی۔ کہ عاجز چاہتا تھا کہ والد صاحب بھی سلسلہ میں داخل ہو جاویں۔ تو پھر میں بھی ہو جاؤں گا۔ لیکن وہ نہ ہُوئے۔ بلکہ اب تک پرانے مسلک پر ہیں۔ اور مخالف بھی ہیں۔ لیکن راقم دعاؤں میں لگا ہُوا ہے۔ اور امیدوار ہے۔ کہ وہ قبول فرمائیگا

ابتلاؤں کا زمانہ

سنت اللہ کے موافق ابتلاء پے در پے آئے اور دور ہوتے ہو گئے اور تا حال سلسلہ ابتلاء ختم ہونے میں نہیں آتا ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے عاجزانہ ہے۔ کہ وہ اپنی رحمت اس عاجز پر کرے۔ اور میری موت احمدیت پر کرے آمین۔ شیطان لعین اکثر دھوکا دیتا ہی رہتا ہے۔ کہ اس سلسلہ سے برگشتہ ہو جا۔ کیونکہ جب تم احمدی نہ تھے۔ تو عیش کرتے تھے۔ نہ کوئی مصیبت تھی۔ نہ ابتلاء میں اس لعین کو یہی جواب دیتا ہوں۔ کہ میں ہرگز ہرگز اس سلسلہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ جبکہ میرا تعلق بخدا تعالےٰ سے ہے۔ تو مجھ کو ان ابتلاؤں اور مصیبتوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ خواہ یہ جان فنا ہو جاوے تب بھی اس سلسلہ حقہ سے برگشتہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ سلسلہ کے بزرگوں سے مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ عاجز کو استقلال عطا فرماوے اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ اور میری تمام مشکلات دینی دنیاوی دور کرے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ؛

(راقم خاکسار خواجہ محمد شریف احمدی از کالوخاں ضلع پشاور)

ابوالکلام آزاد مسلمانوں کا لیڈر نہیں

(×)

مسلمان عموماً تعجب کرتے ہیں۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد کو کن وجوہات پر کانگریس نے مسلمانوں کا لیڈر مان رکھا ہے حالانکہ وہ ہرگز ایسے نہیں ہیں۔ مگر چونکہ بحیثیت مسلمان مولوی کے وہ شروع سے کانگریس کے ساتھ ہیں۔ اس لئے کانگریس نے اوّل درجہ کے آل انڈیا لیڈروں میں انہیں جگہ دے رکھی ہے۔ حال میں جبکہ مولانا آزاد کی گرفتاری پر کلکتہ کارپوریشن نے اپنا اجلاس ملتوی کرنا چاہا۔ تو اس میں مسٹر فضل حق نے مسلمان ممبروں کی طرف سے اعتراض کرتے ہُوئے کہا۔ کہ مولانا آزاد مسلمانان بنگال کے ہرگز لیڈر نہیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ کانگریس کے مددگار ہیں۔ امید ہے۔ کہ مسٹر فضل حق کو یہ بھی معلوم ہو گا۔ کہ سوائے بنگال کے وہ ہندوستان کے اور اور کسی حصہ کے مسلمانوں کے بھی لیڈر نہیں ہیں۔ اور عجب نہیں۔ کہ کانگریس کے لیڈر بھی اس سے بخوبی واقف ہوں۔ لیکن وہ کیا کریں۔ ان کے ساتھ کوئی بھی قابل ذکر مسلمان لیڈر نہیں ہے۔ تو جہاں اور کوئی درخت نہ ہو۔ وہاں ارنڈ ہی درخت سمجھ لیا جاتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق کی چمکار

اور

مولوی ثناء اللہ کا انعامی مطالبہ کا جواب لکھنے سے عجز اور کھلا فرار،

الحق یعلو ولا یعلیٰ،

یعنی

حق غالب ہوا کرتا ہے نہ مغلوب

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے فاروق مجریہ ۷ راگست ۳۰ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے کھلے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری میرے ہر دو مطالبات کا جواب جو ان کے نزدیک انہیں مستحق انعام بناتا ہے۔ اپنے اخبار اہلحدیث میں ۲۲ راگست تک شائع کر دیں۔ اور اگر انہوں نے ایسا جواب ۲۲ راگست تک شائع نہ کیا۔ تو سمجھا جائے گا۔ کہ مولوی صاحب کے پاس جواب تو ہے نہیں۔ صرف لاف وگزاف اور غلط بیانی سے پبلک کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

سو ۲۲ راگست تو گذر چکا۔ ناظرین ۲۲ راگست تک کے ہر ایک پرچہ اہلحدیث کو ملاحظہ فرمالیں۔ اور بغور پڑھ لیں۔ کسی پرچہ میں بھی انہوں نے ہمارے مطالبات کا جواب شائع نہیں کیا۔ جو ان کے نزدیک انہیں مستحق انعام بنا سکتا تھا۔ بلکہ ان مطالبات کو نہ نقل کیا۔ اور نہ ہی بصورت جوابات مطلوبہ انہوں نے کچھ لکھا۔ حالانکہ ان کا فرض تھا۔ کہ جب مطالبات کو پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تو اسے پورا بھی کر کے دکھاتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو پبلک پر یہ امر تو روشن ہو جاتا۔ کہ مولوی صاحب نے مطالبات کا جواب دینے سے اپنے وعدہ کو پورا کر کے دکھا دیا۔ اس کے بعد ان کا انعامی جواب جب ہمارے مطالبات کے مقابل رکھکر اہل علم پر کھتے اور ان کے علمی دلائل کی قوت کو محسوس کرتے۔ اور اپنی اپنی رائے کا بالدلائل اظہار کرتے۔ کہ مولوی صاحب کا انعامی جواب فی الواقع نہایت مدلل اور معقول اور مستحق انعام جواب ہے۔ تو اس سے لاریب مولوی صاحب کی حقیت اور جلالت شان کا جلوہ ایک دنیا مشاہدہ کرتی۔ اس کے بعد اگر انعامی رقم کی ادائیگی میں ہماری طرف سے کوتاہی ہوتی۔ تو ہم پبلک اور خصوصاً جملہ اہل علم کی ملامت کا نشانہ بننے کے لئے علیٰ وجہ الحقیت مستحق ٹھہرتے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہمارے مطالبات اور پھر انعامی مطالبات کو پورا کرنے اور انعامی رقم کی وصولی پر فرار کی ذلت اور پر ہنر ہیمت گریز کو ترجیح دی۔ اور اپنے انعامی جواب کے لکھنے سے باوجودیکہ ۲۲ راگست تک انہیں کافی میعاد دی گئی تھی۔ نہایت ہی تلخ ناکامی کے ساتھ پہلوتہی کر کے اپنے فرار کا عملی ثبوت دیدیا۔

قارئین کرام آپ سمجھتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ جیسا حریص اور پیسہ پیسہ پر مرمٹنے والا لالچی دو صد روپیہ کی انعامی رقم جو انعامی جواب دینے کی شرط پر اسے مل سکتی تھی۔ اس سے کیوں پہلوتہی کرنے والا بنا۔ اور اس نے کیوں اعراض کیا۔ اس کی ساری وجہ ایک اور صرف ایک تھی۔ کہ اس کے پاس ان مطالبات کا جواب ہی نہ تھا۔ اور جو امر بطور جواب کے آپ کے ذہن میں آتا ہوگا۔ اسے پیش کرنے سے اپنی فاضلانہ شان علم کے خلاف ذلت اور لعنت کی مار بلکہ بھرمار کا خوف کھاتے ہوئے جرأت کرنے سے باز رہتے۔ اور آپ کو یقین ہو چکا تھا کہ مطالبات کو پورا کرنے کے لئے ایسا کامل اور شافی کافی جواب جو انعامی رقم کے لئے آپ کو مستحق بنا سکتا ہے۔ اس سے آپ بالکل تہیدست ہیں۔ ورنہ ۲۲ راگست تک ایسے کامل جواب کا شائع ہو جانا کونسی بڑی بات تھی۔

اگر آپ کو یہ عذر مانع ہو سکتا تھا۔ کہ شاید انعامی رقم نہ ملے۔ تو اس کوتاہی کے متعلق لعن وطعن اور بار ملامت تو ہمارے سر پر ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن جواب شائع کر دینے سے مولوی صاحب کی سرخروی تو ہو جاتی۔ اور دنیا آپ کے زبردست اور پر دلائل علمی اور انعامی جواب پر اطلاع پانے سے آپ کو داد دیتی اور آپ کی نسبت تحسین اور صد آفرین کے نعرے بلند ہوتے۔ کہ آپ کا جواب کتنے بلند پایہ کا ہے۔ اور اس کے بعد پبلک خود ہمیں مجبور کرتی۔ کہ ایسے زبردست دلائل اور کامل جواب کے بعد آپ کو ضرور انعامی رقم ادا کرنی چاہیئے۔ گو ہمیں کسی کے مجبور کرنے یا توجہ دلانے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اسلئے کہ ہم خدا کے فضل سے آگے ہی انصاف پسندی کی راہ سے معقول اور مدلل جواب کے بعد خود بخود انعامی رقم دینے کے لئے تیار تھے۔ اور انعامی رقم کا ادا کرنا ہمارے لئے کوئی معیوب امر بھی نہ تھا۔ کیونکہ کسی کی قابلیت پر انعام دینا انعام دہندہ کے لئے باعث ہتک نہیں ہوا کرتا۔ جو ہمارے لئے ہوتا۔ ہاں اگر انعامی رقم کسی جگہ تاوان اور ہار حیثیت کی بات قرار پائی ہوتی تو دوسری بات تھی۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی نالائقی سے جو علمی دلائل سے تہیدستی اور بے بضاعتی کیوجہ سے انہوں نے دکھائی۔ جواب سے پہلوتہی کرتے ہوئے ہماری اس بات کی تصدیق کر دکھائی۔ کہ ہمارے مطالبات کا جواب ۲۲ راگست تک شائع نہ کرنے سے آپ کی لاف وگزاف اور غلط بیانی ثابت ہوگئی۔ سو وہی بات ثابت ہوئی۔ اور حق کی چمک پہلے سے بھی نمایاں تر ظاہر ہوئی۔ اور الحق یعلو ولا یعلیٰ والا مقولہ ہمارے حسب حال ظاہر ہوا۔ کہ مخالف ہمارے دلائل کو جو ہم نے اس کی تردید میں جواباً لکھے۔ اور حقیت کی تائید میں انعامی مطالبات کے ذریعے اس پر اتمام حجت بھی کی۔ وہ ان کو توڑ نہ سکا۔ اصحاب دانش جانتے ہیں۔ کہ باوجود انعامی مطالبات کے مخالف کا جواب لکھنے سے عاجز رہ جانا۔ اور اس کا ہاتھ اس جنبش کیلئے مفلوج ہو جانا۔ اور باوجود قوت حرکت رکھنے کے پھر بے حس وحرکت ہو جانا اور اسکے قلم کا ٹوٹ جانا اور اس کی دوات کا پھوٹ جانا کیوں ظہور میں آیا۔ اس کا سارا راز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین اور اہانت کا بدنتیجہ ہے۔ اور الہام الٰہی من اہان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ کا ظہور ہے۔

(باقی آئندہ) ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

لنڈن کے ایک پیغام سے معلوم ہوا کہ سائمن رپورٹ کی بیالیس ہزار جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔ اس کتاب کو سب سے زیادہ بکنے والی کتاب کے زمرہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں منجملہ سے یہ خبر آئی ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ لاہور کے فیروز پرنٹنگ ورکس سے سائمن رپورٹ کی سفارشات کے اردو ترجمہ کی مطبوعہ جلدیں خرید کر دیہات میں مفت تقسیم کی جائیں ؛

امرت سر کی مسماۃ دوپاؤتی کو پکٹنگ کرنے کے الزام میں چھ ماہ قید محض کی سزا دی گئی ؛

سر میلکم ہیلی گورنر یوپی نے ۲۶ر اگست کو نواب صاحب رام پور کو وائسرائے کا خریطہ پیش کیا اور اپنی اور وائسرائے کی طرف سے مبارکباد دی۔ اس شاندار دربار میں متعدد یورپین حکام اور ہندوستانی اکابر اور عمائد شریک تھے ؛

مہاراجہ صاحب کشمیر نے ایک نیا ٹیکس لگایا ہے ایسے ہر شخص سے دو آنے ٹیکس لیا جائے گا۔ کہ جو سری نگر کے گردونواح میں سرکاری باغات کی سیر کے لئے آئے گا۔ اتوار کے روز بجائے دو آنہ کے چار آنے فی کس لیا جائے گا۔ مہاراجہ کے اس عجیب حکم سے لوگوں میں بڑی بے چینی پھیل رہی ہے ؛

مجسٹریٹ سکھر نے پگارڈ کے پیر صاحب کو تفریق جرائم میں دس سال قید اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ؛

لاہور کے روزانہ اخبار ویر بھارت کی ضمانت دو مضامین باغی اور دنیا میں دوزخ کے عنوان سے شائع کرنے اور مغویانہ ہونے کے جرم میں ضبط کر لی گئی۔ جب تک نئی ضمانت نہ داخل کی جاوے۔ اس وقت تک اخبار مذکور جاری نہیں ہو سکے گا ؛

گورنر نے امرت سر کی سٹی کانگریس کمیٹی امرت سر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی۔ امرت سر کانگریس والنٹیرز۔ امرتسر کے طلباء کی جنگی کونسل ان چاروں مجالس کو مجمع خلاف قانون قرار دیا۔ امرت سر میں یہ چاروں مجلسیں توڑ دی جائیں گی۔ کیونکہ یہ قانون اور نفاذ آئین میں دخل دیتی ہیں۔ جس سے امن عامہ کے خطرہ میں پڑنے کا اندیشہ ہے ؛

روپڑ میں خاکروبوں نے ہندوؤں کا مقاطعہ کر دیا ہے۔ اور ان کے گھروں کو کمانا چھوڑ دیا ہے اب کانگریس کے رضاکار پاخانے صاف کرتے ہیں ؛

دیناج پور بنگال۔ ۳۰ر اگست۔ وقت چھ بجے شام آج یہاں مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری اور مولانا کافی کو زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ؛

بنگال کونسل نے تشدد کی پالیسی کے متعلق ایک ایسا قانون پاس کر دیا۔ کہ جس کی رو سے منتظم حکام کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ جس مشتبہ شخص کو چاہیں گرفتار کر کے بلا سماعت مقدمہ پانچ سال تک نظر بند رکھ سکتے ہیں ؛

پٹیل رپورٹ کو تمام ہندوستان میں قابل ضبطی قرار دیا گیا ہے۔ ہر جگہ یہ رپورٹ ضبط کی جا رہی ہے۔

الہ آباد کے جنرل پریس کو ۵۰۰۰ ہزار روپے کی ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس مطبع میں پشاور کے بلوہ کے متعلق پٹیل کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے اس پریس سے ضمانت طلب کی گئی ہے ؛

معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۴ر اکتوبر کو لنڈن میں سند وبین کا ایک اجلاس ہوگا۔ اور ۱۰ر نومبر کو گول میز کانفرنس کا پہلا جلسہ شروع ہوگا ؛

کسی امر سے یہ بات قطعاً ظاہر نہیں ہوتی۔ کہ گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے وائسرائے بھی لنڈن جائیں گے۔ ان کے لنڈن جانے کا خیال بے بنیاد ہے ؛

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان بے تار ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ دونوں ممالک میں مناسب اسٹیشن قائم کئے جا رہے ہیں۔ عنقریب یہ سلسلہ خبر رسانی قائم ہو جائیگا۔

دہلی مسٹر سینیئر سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس چار موٹر کاریں۔ لے کر آ گئے۔ پولیس نے ڈاکٹر انصاری کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اور تمام آمد و رفت بند کر دی۔ مسٹر سینیئر نے مسز جواہر لال نہرو۔ مسز ہنسا مہتہ۔ مسٹر دنی چند اور چودھری افضل حق کو چھوڑ کر سب لیڈروں پر وارنٹ کی تعمیل کی ؛

ہر ایک لیڈر سے مسٹر سینیئر نے دس دس ہزار روپے کی ضمانت اور مچلکہ طلب کیا۔ سب نے ضمانت اور مچلکہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے سب لیڈروں کو حراست میں پولیس نے لے لیا۔ ڈاکٹر انصاری اور مولانا ابوالکلام کے مکان کی تلاشی لی گئی ؛

مسز جواہر لال نہرو اور مسز ہنسا مہتہ کے سوا کانگریس کی مجلس عاملہ کے تمام ارکان جو دہلی میں ۲۷ر اگست کو ڈاکٹر انصاری کے مکان پر موجود تھے۔ گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے علاوہ مسٹر راجاراؤ سیکرٹری کو بھی گرفتار کر لیا۔ گرفتار شدہ لیڈروں کے نام حسب ذیل ہیں:۔ (۱) ڈاکٹر انصاری (۲) پنڈت مدن موہن مالویہ (۳) مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی (۴) مسٹر متھرا داس ترکم جی (۵) مسٹر دیپ نرائن سنگھ (۶) چودھری افضل حق (۷) لالہ دنی چند (۸) سردار منگل سنگھ۔ (۹) ڈاکٹر پی۔ سی رائے (۱۰) مسٹر راؤ راجہ سیکرٹری مجلس عاملہ۔ دونوں خواتین مسز جواہر لال نہرو اور مسز ہنسا مہتہ گرفتار نہیں کی گئیں ؛

نینی تال سے ۸ر ستمبر کو ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو کی صحت کا معائنہ کرنیکے لئے ایک طبی بورڈ مقرر کیا گیا تھا۔ جس نے رپورٹ کی ہے۔ کہ وہ ایسی امراض میں مبتلا ہیں۔ کہ اگر مکمل آرام اور مکمل معالجہ نہ ہوا۔ تو بیماری نازک صورت اختیار کر لیگی۔ اس کے بعد آپکا درجہ حرارت پھر تیز ہو گیا۔ اور تھوک کے ساتھ خون آنا شروع ہو گیا۔ اس لئے آپ آج صبح رہا کر دیئے گئے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس موٹر میں بٹھا کر آپ کو آنند بھون میں چھوڑ آئے۔ آپنے اخبارات کو لکھا ہے کہ طبی مشورہ کی بنا پر ضروری ہے۔ کہ میں کچھ عرصہ آرام کروں۔ ... دس لیڈروں کی گرفتاری کی اطلاع کانگریس کی صدارت نہیں کی گئی ؛